امام حسین علیہ السلام اور اهل بیت علیهم‌السلام

<"xml encoding="UTF-8?>

بسم الله الرحمن الرحیم

پہلا حصہ: امام حسین علیہ السلام اور اهل بیت علیهم‌السلام

اعلیٰ والدین

حدیث-١- قالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلّیٍ علیه السلام: مَنْ عَرَفَ حَقَّ اَبَوَیْهِ الْأَفْضَلَیْنِ: مُحَمَّدٍ وَعَلّیٍ وَاَطاعَهُما حَقَّ طاعَتِهِ، قیلَ لَهُ: تَبَحْبَحْ في اَیِّ جِنانٍ شِئْتَ. [موسوعة کلمات الامام الحسین590، ح589]

امام حسین علیہ السلام نےفرمایا: جوبہترین والدین(پدر طبیعی) کی حق کو پہچانے۔کہ وہ اپنے آپ کو یعنی حضرت محمّد (صلي اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم) اور علی (علیہ السلام) کو پہچانے اور ان کی جتنا حق ہے اتنا ہی حق ِاطاعت کرے جیسے اسے کرنا چاہیے۔جب اس سے کہا جائے: تم جس جنت میں اور جہاں کہیں بھی جگہ لینا چاہیےبیٹھ جائے۔

قیمتی جواہرات

حدیث-٢- قالَ الْحُسَیْنُ(ع): نَحْنُ حِزْبُ اللّهِ الْغالِبُونَ، وَعِتْرَةُ رَسُولِ اللّهِ صلي الله علیه و آله الْاَقْرَبُونَ، وَاَهْلُ بَیْتِهِ الطَّیِّبُونَ، وَأَحَدُالثَّقَلَیْنِ الَّذینَ جَعَلَنا رَسُولُ اللّهِ ثانِیَ کِتابِ اللّهِ... [وسائل الشیعه،ج 18،ص 144]

امام حسین علیہ السلام نےفرمایا: ہم ہی، حزب اللہ ہیں، جیتیں گے۔ اور ہم ہی کے رسول خدا(ص) کےپاک و پاکیزہ خاندان و عترت رسول(ص) سے ہیں جو سب سےزیادہ ان سے قریب ہیں۔ اور ہم ان دو ، مؤثر، اثر انگیز وزنوں میں سے ایک ہیں جن کو رسول خدا نے کتاب الٰہی قرآن کے برابرقرار دیا ہے۔

حبّ اهل بیت(ع)

حدیث-۳- قالَ الْحُسَیْنُ علیه السلام: مَنْ أحَبَّنا لایُحِبُّنا إلاّ لِلّهِ، جِئْنا نَحْنُ وَهُوَ کَهاتَیْنِ ـ وَقَدَّرَ بَیْنَ سَبّابَتَیْهِ ـ وَمَنْ أَحَبَّنا لایُحِبُّنا إلاّ لِلدُّنْیا، فَإنَّهُ إذا قامَ قائِمُ الْعَدْلِ وَسِعَ عَدْلُهُ الْبِرَّ وَالْفاجِرَ. [محاسن البرقی، ج 1، ص 134ـ بحارالانوار، ج 27، ص 90]

امام حسین علیہ السلام نےفرمایا: جوبھی ہم (اہل بیت)سے صرف خدا کی خاطر محبت کرتا ہے، ہم(اہل بیت) اور تم دونوں اس کی مانند(دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)ساتھ آئینگے اور جو کوئی ہم (اہل بیت)سے دنیا کی خاطر محبت کرے گا وہ اس (بھی مفید ہے) ہوگا جب امام زمانہ (عج)ظہور فرمائینگے اوراس وقت پوری کائنات پر عدل و انصاف کا بھول بالا ہو گا۔

امام کی شناخت

حدیث-۴- عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: خَرَجَ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَيُّهَا النّاسُ! اِنَّ اللّه َجَلَّ ذِکْرُهُ ماخَلَقَ الْعِبادَ اِلاّ لِیَعْرِفُوهُ، فَاِذا عَرَفُوهُ عَبَدُوهُ، فَإذا عَبَدُوهُ اسْتَغْنُوا بِعِبادَتِهِ عَنْ عِبادَةِ ماسِواهُ. فَقالَ لَهُ رَجُلٌ: یَابْنَ رَسُولِ اللّهِ بِأَبی أَنْتَ وَاُمّي فَما مَعْرِفَةُ اللّهِ؟قالَ:«مَعْرِفَةُ أَهْلِ کُلِّ زَمانٍ إمامَهُمْ اَلَّذی یَجِبُ عَلَیْهِمْ طاعَتُهُ» [علل الشرایع،ص۹-تفسیرنورالثقلین،ج۵ ص۱۳۲]

امام حسین علیہ السلام نےاپنے اصحاب کےپاس تشریف لاکرفرمایا:۔

اے لوگو!بے شک پروردگارِعالم نےاپنے بندوں کو خلق نہیں کیا، مگر اپنی معرفت اور پہچان کےلئے۔ جب خلق خدا کواس ذات الہی کی معرفت حاصل ہوجائے تو وہ اس ذاتِ اقدس کی عبادت کریں گے، اور جب وہ اس ذات الہی کی عبادت کریں گے، تو وہ کسی اور کی پرستش اور بندگی کے محتاج نہیں ہوں گےیعنی وہ مستغنی ہونگے۔ کسی آدمی نے آپ (ع)سے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا !

میرے ماں باپ کی جان آپ پر قربان!

خدا کی شناخت اورمعرفت و علم سےکیا مراد ہے؟ تو آپ(ع)نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ ہمیشہ اپنےزمانے کے امام یا امام وقت کو جانتا ہو اور اس کی شناخت سحاصل کریں، وہ امام ،جس کی اطاعت اور پیروی ان لوگوں پر واجب ہے۔

شناخت منافقین

حدیث-۵- قالَ الْحُسَیْنُ علیه السلام: ما کُنّا نَعْرِفُ الْمُنافِقِینَ عَلی عَهْدِ رَسُولِ اللّهِ صلي الله عليه و آله وسلم اِلاّ بِبُغْضِهِمْ عَـلیّاً وَوُلْـدَهُ علیه السلام. [عیون اخبارالرضا،ج2، ص72ـ بحارالانوار، ج39، ص302]

امام حسین علیه السلام نےفرمایا:ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کےزمانے میں منافقوں کو صرف علی ابن ابی طالب اور ان کی اولاد سے دشمنی سے ہی پہچانتے تھے۔(یعنی منافق کی پہچان علی اور اولاد علی سے دشمنی ہے)

اهل بیت علیهم‌السلام پر آنسوؤ بہانے کی قدر

حدیث-۶ -قالَ الْحُسَیْنُ علیه السلام: مَنْ دَمَعَتْ عَیْناهُ فینا دَمْعَةً بِقَطْرَةٍ اَعْطاهُ اللّه ُتَعالی الْجَـنَّةَ. [ینابیع المودة، ص 228- ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى،محبالدین الطبری،ص ۱۹]

امام حسین علیه السلام نے فرمایا: جوبھی شخص ہم (اہل بیت) پر ایک قطرہ آنسوبہائے گا پروردگارعالم، اس کو(قیامت کے دن) جنت عطاء کرے گا۔

فرزند ِحسین علیه‌السلام کا ظهور

حدیث-۷-قالَ الْحُسَیْنُ علیه السلام: لَوْلَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیا إلاّیَوْمٌ واحِدٌ لَطَوَّلَ اللّه ُعَزَّوَجَلَّ ذلِكَ الْیَوْمَ حَتّی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ وُلْدی، فَیَمْلاَءُها عَدْلاً وَقِسْطاً کَما مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً، کَذلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّه ِ صلي الله عليه و آله وسلم یَقُول. [کمال الدین، ص317 ۔ بحارالانوار، ج51، ص133]

امام حسین علیه السلام نے فرمایا: اگر اس دنیا میں ایک دن بھی باقی نہ رہے گا تو بھی پروردگار عالم،اس دن کوطویل کر دے گا یہاں تک کہ میری اولاد اور میرے خاندان (اہل بیت) میں سے ایک فرد ظاہر ہو گا اور پوری کائنات کو اس طرح عدل و انصاف سے پر کرگا کہ جس طرح وہ ظلم و ستم اور جورسے بھری ہوئی ہو گی، اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔

شیعیان ِواقعی

حدیث-۸- قالَ رَجُلٌ لِلْحُسَیْنِ بْنِ عَلیٍّ علیه السلام:یا ابْنَ رَسُولِ اللّهِ أَنَا مِنْ شیعَتِکُمْ، قالَ: اتَّـقِ اللّهَ وَلاتَدَّعِیَنَّ شَیْئاً یَقُولُ اللّهُ لَكَ کَذِبْتَ و فَجَرْتَ فِی دَعْواكَ، إنَّ شیعَتَنا مَنْ سَلُمَتْ قُلُوبُهُمْ مِنْ کُلِّ غِشٍّ وَغِلٍّ وَدَغَلٍ،ولکِنْ قُلْ أَنَا مِنْ مَوالِیکُمْ وَمُحِبّیکُمْ [بحارالانوار،ج68، ص 156]

کسی شخص نے امام حسین علیه السلام سے عرض کیا:اے فرزند رسولِ خدا(ص)، میں آپ کےچاہنےوالوں اور

شیعوں میں سے ہوں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تقوی الہی اختیارکرو ، خدا سے ڈرو! دیکھو! کسی چیز کا دعویٰ(اس طرح) مت کرنا: پروردگار عالم تم سےفرمائے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے اور فحش و بدتمیز دعوے کیئےہے۔ یاد رکھنا! ہمارے شیعہ اور چاہنے والے ایسے ہوتے ہیں، جن کےدل وقلب ہر قسم کےکینہ، فریب، دوھوکہ دہی، اور بگاڑ (ہرقسم کےنوعِ غلّ و غشّ)وغیرہ سے پاک ہوتا ہے، بلکہ اس طرح کہو! میں آپ کے موالی و محب یعنی دوستوں ، مداحوں اور محبت کرنے والوں یا چاہنے والوں میں سے ہوں۔

دوسرا حصہ: امام حسین علیہ‌السلام اوراھداف ،مواضع اورشعار امام حسین علیہ‌السلام اور زمانِ معاویه

حديث -٩- قالَ الْحُسَيْنُ عليه السلام:... لِيَكُنْ كُلُّ امْرِئٍ مِنْكُمْ حِلْساً مِنْ اَحْلاسِ بَيْتِهِ مـادامَ هذَا الرَّجُـلُ حَيّاً فَاِنْ يُهْلَكْ وَاَنْتُمْ أحْـياءٌ رَجَوْنا اَنْ يُخَيِّرَاللّهُ لَنا وَيُؤْتِينا رُشْدَنا وَلا يَكِلَنا اِلى انْفُسِنا، «اِنَ اللّهَ مَعَ الَّذينَ اتَّقَوا وَالَّذينَ هُمْ مُحْسِنُون» [سوره،نحل،128] [موسوعة کلمات الامام الحسين ص 205،ح152]

امام حسین علیه السلام نے فرمایا:... تم میں سے ہر ایک کواپنے اپنے گھر ومیں رہنا چاہیے (یعنی حرکت مت کرنا، بہتر ہے اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں)، جب تک یہ شخص (معاویہ) زندہ ہے، اس لئے جب وہ ہلاک ہو گیا تو، تم زندہ ہونگے، تو ہم امید رکھتے ہیں ،کہ ہمیں خداوند عالم ،نجات ،رشد و رستگاری اور ترقی کا انتخاب فرمائے گا۔ اور ہمیں اپنے نفسوں پر چھوڑ دینا،(جیسا کہ قرآن نے وعدہ کیا ہے کہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور عمل صالح،نیک عمل انجام لاتے ہیں) ۔

امام حسین علیہ‌السلام اور خاموشی

حديث-١٠-قالَ الْحُسَيْنُ عليه السلام: السيد ابن طاووس: أنه(عليه السلام) قال: اِنّا لِلّهِ وَاِنّا اِلَيْهِ راجِعُونَ وَعَلَى الْاسْلامِ الْسَّلامُ اِذ قَدْ بُلِيَتِ الاُمَّةُ بِراعٍ مِثْلَ يَزيدَ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صلي الله عليه و آله يَقُولُ: اَلْخِلافَةُ مُحَرَّمَةٌ عَلى آلِ اَبى سُفيانَ.(وعلى الطلقاء أبناء الطلقاء، فإذا رأيتم معاوية على منبري فابقروا بطنه، فوالله لقد رآه أهل المدينة على منبرجدي فلم يفعلوا ما أمروا به، فابتلاهم الله بابنه يزيد، زاده الله في النار عذابا) [موسوعة کلمات الامام الحسين(ع)285، ح252- الفتوح لابن أعثم، ج، 5 ص: 17]

سید ابن طاؤوس علیہ الرحمہ نے نقل کی ہےکہ: امام حسین علیہ السلام نے(جب مروان بن حکم کی طرف سے یزید کی بیعت کی تجویزپیش کی تو آپ علیہ السلام نے جواب میں) فرمایا: (موجودہ صورت حال میں یہ کہا جانا چاہئے):

" اِنّا لِلّهِ وَاِنّا اِلَيْهِ راجِعُونَ " "وَعَلَى الْاسْلامِ الْسَّلامُ "

اس قسم کے اسلام پر فاتحہ خوانی ہی کی جاسکتی ہے!کہ امّت اسلامیہ کو یزید جیسے چرواہے نے گرفتارکر لیا ہے اور میں نے بذات خود اپنے کانوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہےکہ:
ابوسفیان کے خاندان (آل اَبی سُفیان) پر خلافت حرام ہے۔
(اورابن الطلقاء(آزاد کردہ اور نسل کش کی اولاد)کےبیٹوں اور اولادؤ!، پس تم نے معاویہ کومیرے منبر پر دیکھو، تو (اس وقت ، اے اہل مدینہ) تم اس کے پیٹ کو پھاڑ دو۔خدا کی قسم مدینہ کے لوگوں نے (معاویہ کو) ہمارے جد امجد رسول خدا(ص) کے منبرپر دیکھا ، لیکن جس چیز کی امر اور دستور وحکم دیا گیا تھا اس پر عمل نہیں کیا۔ پس پروردگار عالم نے انہیں یزید جیسےعذاب اور بلاء میں مبتلا فرمایا۔ خدایا ان پر جہنم کی عذاب میں اضافہ فرما)

خواری و ذلّت هرگز

! حدیث-١١- قالَ الْحُسَیْنُ علیه السلام: أَلا وَاِنَّ الدَّعِـیَّ ابْنَ الدَّعِـیِّ قَـدْ تَرَکَنی بَیْنَ السِلَّةِ وَالذِّلَةِ، وَهَیْهاتَ لَهُ ذلِكَ مِنّی! هَیْـهاتَ مِنَّـاالذِّلَّـةِ!! أَبَی اللّهُ ذلِكَ لَنا وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَ حُـجُـورٌ طَهُرَتْ وَ جُـدُودٌ طابَتْ، اَنْ یُؤْثِرَ طاعَةَ اللِّئامِ عَلی مَصارِعِ الْکِرامِ. [موسوعة کلمات الامام الحسین علیه السلام 425، ح412]

امام حسین علیہ السلام نے (عاشورا کے دن) فرمایا: آگاہ ہوجاؤ! اے کوفیو!یہ زنازادہ (عبید اللہ) فرزند زنازادہ (زیاد بن ابیہ)نے مجھ کو دو چیزوں کے درمیان کھڑا کر دیا ہے ، تلوار اٹھاوں اور جنگ ہو یا ذلت اختیار کروں اور اس کی بات مان لوں، اور میں ذلت نہیں برداشت کرسکتا ہوں، ذلّت و خواری اوررسوائی ہم سے بہت دور ہے
!! پروردگار عالم، اس کے رسول، مؤمنین، اور پاکیزہ خطوط اور پاکیزہ نسبوں نے ہمیں پسند نہیں کیا !کہ ہم عزّت کے ساتھ لڑنے پر آپ کی فطرت کی بنیاد کو اختیار کریں۔ آئیے ہم عزّت اور وقار کے ساتھ لڑنے کے بجائے اپنی فطرت کی بنیاد کو ماننے کا انتخاب کریں۔

اعلی موت
حدیث-١٢- قالَ الْحُسَیْنُ علیه السلام: مَوْتٌ فی عِزٍّ خَیْرٌ مِنْ حَیاةٍ فی ذُلٍّ اَلْمَوْتُ اَوْلی مِنْ رُکُوبِ الْعارِ وَالْعارُ اَوْلی مِنْ دُخُولِ النّارِ [موسوعة کلمات الامام الحسین علیه السلام 499، ح289]

امام حسین علیہ السلام نے (یوم عاشورہ) فرمایا: ذلت کی زندگی سے عزّت اور وقار کی موت بہتر ہے۔ شرم و ذلت کی سواری سے موت بہتر ہے۔ اور ذلت و خواری سےآتش میں داخل ہونا بہتر ہے

آزاد آدمی
حدیث-١٣-قالَ الْحُسَیْنُ علیه السلام: وَیْحَکُمْ یا شِیعَةَ آلِ اَبی سُفْیانَ، اِنْ لَمْ یَکُنْ لَکُمْ دِیْنٌ وَکُنْتُمْ لاتَخافُونَ

الْمَعادَ فَكُونُوا اَحْـراراً فِی دُنْیـاكُمْ.[بحارالانوار،ج 45، ص51ـمقتل خوارزمی، ج2،ص33]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:
اے سفیان کے پیروکارو! تم پر افسوس!اگر تمہارا کوئی دین نہیں ہے اور قیامت اور معاد سے ڈرتے نہیں ہے تو کم از کم اپنی دنیا میں آزاد انسان بن کر رہو۔

امام حسین علیہ السلام اور موت و حیات

حدیث-۱۴- قالَ الْحُسَیْنُ علیه السلام: لَیْسَ شَأْنی شَأنُ مَنْ یَخافُ الْمَوْتَ، ماأَهْوَنَ الْمَوْتِ عَلی سَبیلِ نَیْلِ الْعِزِّ وَاِحْیاءِ الْحَقِّ، لَیْسَ الْمَوْتُ في سَبیلِ الْعِزِّ اِلاّ حَیاةً خالِدَةً وَلَیْسَتِ الْحَیاةُ مَعَ الذُّلِّ اِلاَّالْمَوْتَ الَّذی لاحَیاةَ مَعَهُ، اَفَبِالْمَوْتِ تُخَوِّفُنی...وَهَلْ تَقْدِرُونَ عَلی أَكْثَرِ مِنْ قَتْلی؟! مَرْحَباً بِالْقَتْلِ فیسَبیلِ اللّهِ، وَلكِنَّكُمْ لاتَقْدِرُونَ عَلی هَدْمِ مَجْدی وَمَحْوِ عِزّی وَشَرَفی. [کلمات الامام الحسین علیه السلام،360، ح 348]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:میری شان اور مقام اس شخص کا نہیں جو موت سے ڈرتا ہے، میرے لئے عزت کی حصول اور احیائے حق کے راہ میں جان دینا کتنا آسان ہے، (میں سمجھتا ہوں کہ)عزت کی راہ میں مرنا حیات جاوداني کےسواء کچھ نہیں۔ لیکن ، اور ذلت کی زندگی و حیات(میرے نزدیک) ابدی موت کے سوا کچھ نہیں اور کیا تم مجھے موت سے ڈرا رہے ہو؟!... کیا تم مجھے مارنے سے زیادہ کچھ کر سکتے ہو؟!
خدا کی راہ میں مرنا کتنی خوشی کی بات ہوگی لیکن(یاد رکھو) تم میری شان و شوکت اور منزلت کو ختم نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی میری عزّت و آبرو کو تباہ کر پائینگے۔